سبق اردو

ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر : محمد سلیم　　سرنامۂ سرورق : عادل منصوری　　جلد:۸، شمارہ:۵　　مئی ۲۰۲۳

موبائل:9919142411　　سرورق : دانش الہ آبادی　　Net Banking:SABAQ -E-URDU(MONTHLY)

واٹس ایپ:9696486386　　کمپوزنگ : دانش الہ آبادی، اہل قلم　　IFSC BARB 0 GOPI BS A/C28240200000214

sabaqeurdu@gmail.com　　مطبع: عظیم انڈیا پرنٹنگ پریس، سنت روی داس نگر، بھدوہی　　Bank of Baroda, Branch: Gopiganj

فی شمارہ:۲۰۰ (دوسو روپے)　　زرتعاون:۱۰۰۰ (ایک ہزار روپے)　　Gopiganj-221303,Dist.Bhadohi,UP,INDIA

کسی بھی تحریر سے ادارہ کا متفق ہونا لازمی نہیں ہے۔ کسی بھی معاملے کی سنوائی صرف ضلع س۔ ر۔ ن۔ (بھدوہی) ہی کی عدالت میں ہوگی۔ ادارہ

چیف ایڈیٹر　دانش الہٰ آبادی

نیلوفر حفیظ	فن رباعی: آغاز و ارتقاء	۵
اعلم شمس	صوفیائے کرام کی مذہبی رواداری	۹
ڈاکٹر عفّت زرّیں	عصمت چغتائی کے افسانے ایک جائزہ	۱۲
ڈاکٹر فرحت علی	عصر حاضر میں ڈیجیٹل خواندگی کی اہمیت	۱۵
۱۔ ڈاکٹر وصی احمد اعظم انصاری ۲۔ شبیر احمد ملک	خاکہ نگاری میں شخصیت کی عکاسی	۱۷
فہیم الدین	''جامع'' ایک جائزہ	۲۱
ڈاکٹر ظفر اللہ انصاری	واقعاتی شاعری: تفہیم و تعبیر	۲۲
ڈاکٹر سید مصطفٰی مرشد جمال شاہ القادری	جمیل صدقی الزھاوی کی شاعری پر ایک طائرانہ نظر	۲۵
ڈاکٹر ارشاد نیازی	شہر آشوب کی روایت اور 1857 کا معرکہ!	۳۰
محمد ابوالاعلیٰ حیات	سطلحہ رضوی برق فن کے آئینے میں	۳۵
محمد سعید الحسن	اردو غزل اور تصوف	۳۷
محمد جسیم الدین	جیلانی بانو کا ناول 'ایوان غزل' ایک جائزہ	۳۸

ہیں۔آف لائن ڈپریشن کی طرح، فیس بک ڈپریشن کا شکار کم عمر نوجوان افراد سماجی تنہائی کے خطرے میں ہوتے ہیں اور بعض اوقات 'مدد' کے لیے یا خود کو مطمئن کرنے کے لئے خطرناک انٹرنیٹ سائٹس اور بلاگز کا رخ کرتے ہیں جو مادے کے استعمال، غیر محفوظ جنسی طریقوں، یا جارحانہ یا خود کو تباہ کرنے والے رویوں کو فروغ دے سکتے ہیں۔ نتیجے کے طور پر، کمرہ جماعت میں ڈیجیٹل خواندگی لاتے وقت، اساتذہ کو طلبا کی ذہنی صحت کو دیکھ بھال کے اپنے فرض کا حصہ سمجھنا چاہیے۔اگرچہ موجودہ ڈیجیٹل خواندگی کے متعدد تعلیمی فوائد ہیں،لیکن ڈیجیٹل ٹکنالوجی کا استعمال کرتے وقت ان تمام خدشات پر غور کرنے کی ضرورت ہے جو طلبا کے لئے مضر ثابت ہوسکتے ہیں۔

اگرچہ کلاس روم میں ڈیجیٹل ٹیکنالوجیز کو شامل کرنے کے بہت سے فوائد ہیں، لیکن ان ذرائع کے ساتھ طلبا کی مشغولیت کو فروغ دینے کے لیے درکار ڈیجیٹل خواندگی کے طریقوں کی ایک ترتیب ہے۔طلباء کو ملٹی ماڈل متن کے لیے اپنے قارئین کے وسائل، ٹیکسٹ حصہ لینے والے وسائل، اور سیکھنے طریقوں سے منسلک ای لرننگ ٹولز کا استعمال کرنا چاہیے۔

اس کے علاوہ کمرہ جماعت کے باہر بھی ڈیجیٹل خواندگی کی ضرورت ہے کیونکہ یہ طلبا کو کمرہ جماعت میں سیکھے گئے مواد کو ظاہر کرنے کے وسیع مواقع فراہم کرتا ہے۔اس کے بعد، مائیکروسافٹ اور گوگل ٹیکنالوجیز، جیسے کہ گوگل ڈرائیو اور ون نوٹ، طلبا کے لیے کلاس میں مشاہدہ کیے گئے طریقوں کا خلاصہ اور ان پر غور کرنے کا ذریعہ ہیں۔طلبا اپنے خیالات کو تھیٹر کی ورک بک یا دیگر شکلوں، جیسے تحریری یا لفظی شکلوں میں محفوظ کرنے کے بارے میں سیکھیں گے۔ تکنیکی وسائل اور ڈیجیٹل خواندگی کے طریقہ کار کمرہ جماعت میں طلبا کی مصروفیت اور تعاون کو بڑھانے کے لیے مفید ہیں۔ ایک جدید سماجی و تکنیکی ماحول میں، طلبا کو باقاعدگی سے ڈیجیٹل گیمز اور ورچوئل دنیا جیسے آئی سی ٹی کی ترقی سے آگاہ کیا جاتا ہے۔

مجموعی طور پر، اکیسویں صدی میں تعلیمی اداروں کے اندر اور باہر سیکھنے والوں کی کامیابی کے لیے ڈیجیٹل خواندگی کی اہمیت کو پہچاننا بہت ضروری ہے۔ تاہم، اساتذہ کو جدید ٹیکنالوجیز
سے وابستہ مختلف اثرات اور ممکنہ خدشات بشمول، انٹرنیٹ کی حفاظت، تعلیمی مساوات، اور نوعمروں کی ذہنی صحت کو سمجھنے کی ضرورت ہے اور ان خطرات کو کم کرنے کے لیے ضروری احتیاطی تدابیر اختیار کرنا چاہیے۔مزید برآں، تکنیکی اور ملٹی ماڈل وسائل دونوں اکتسابی سطح کو بڑھاتے ہیں اور طلبا کو نصاب کے تمام پہلوؤں میں مشغول کرتے ہیں۔

خاکہ نگاری میں شخصیت کی عکاسی

ڈاکٹر وصی احمد اعظم انصاری
اسسٹنٹ پروفیسر
شبیر احمد ملک (ریسرچ اسکالر)
خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی، لکھنؤ

اردو ادب کی تاریخ میں صنف خاکہ نگاری کو غیر معمولی شہرت و مقبولیت حاصل ہے۔ہمارے ادباء نے مشہور و معروف کے علاوہ غیر معروف شخصیات کے خاکے تخلیق کرکے ان شخصیات کے حیات و عمل کو جو حیات جاویداں بخشا ہے وہ اردو زبان وادب کا بیش بہا سرمایہ ہیں۔اگرچہ یہ صنف مغربی ادب کے توسط سے اردو ادب میں آئی ہے۔خاکہ نگاری کو شخصیت نگاری، مرقع نگاری اور قلمی مصوری بھی کہا جاتا ہے۔ادبی نقطہ نظر سے خاکہ نگاری کسی شخصیت کی ہوبہو تصویر کشی کا نام ہے۔ بہ الفاظ دیگر کسی شخص کے ہمہ جہت، ظاہری اور باطنی خصائص ونقائص اس کے ہم رنگ اور تہہ دار پہلوؤں کو موثر اور دلچسپ انداز سے اس طرح پیش کیا جائے کہ حقیقی افراد کی چلتی پھرتی تصویر سامنے آئے، یہی خاکہ نگاری ہے۔ یہ کسی فرد واحد کی گم صم تصویر نہیں بلکہ ہنستی بولتی تصویر ہے جو ہمارے احساس کو برانگیختہ کرنے کی قوت رکھتی ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ خاکہ نگاری اردو ادب کی ایک لازوال صنف ہے جس میں شخصیتوں کی تصویریں اس طرح براہ راست کھینچی جاتی ہیں کہ ان کے ظاہر وباطن دونوں قاری کے ذہن نشین ہوجاتے ہیں۔اور ایسا معلوم ہوکہ پڑھنے والے نے نہ صرف قلمی چہروں کو دیکھا ہے بلکہ خود اصل شخصیت کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔

لفظ خاکہ انگریزی اصطلاح Sketch کا متبادل ہے جس کے لفظی معنی وہ نقشہ کے ہیں جو صرف حدود کی لکیریں کھینچ کر بنایا جائے یا ڈھانچہ تیار کیا جائے۔لفظ خاکہ کئی معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ مثلاً اگر ایک مصور کسی شخص کی مکمل تصویر بنانے کی جگہ صرف چند آڑے ترچھے خطوط کی مدد سے اس شخص کے خدوخال کی جھلک پیش کرتا ہے تو بھی اسکیچ کہلاتا ہے۔ادبی خاکہ اس سے تھوڑا مختلف ہے۔یعنی اس میں خاکہ نگار جس شخص کا خاکہ قلم بند کرتا ہے اس کے متعلق چند اہم پہلوؤں کو اجاگر کرتا ہے تاکہ اسکی پوری شخصیت ابھر کر سامنے آجائے۔خاکے کے لئے اردو ادب میں 'قلمی تصویر'، 'مرقع' جیسی اصطلاحیں بھی مروج ہیں۔اس سلسلے میں نثار احمد فاروقی یوں رقمطراز ہیں:

''اسکیچ کے لئے
اردو میں خاکہ نگاری، مرقع، قلمی
تصویر وغیرہ اصطلاحیں استعمال کی
گئی ہیں۔ ان میں خاکہ سب سے
زیادہ موزوں ہے کیونکہ اسکیچ
(Sketch) کا پورا مفہوم اسی
لفظ سے ادا ہوتا ہے۔ ادب کی جس
صنف کے لئے ہم انگریزی میں
اسکیچ (Pen portrait)
کا لفظ بولتے ہیں اس میں کسی
شخصیت کے اہم اور منفرد پہلو
اجاگر کئے جاتے ہیں''۔ ا

اسکیچ مصوری کی اصطلاح ہے جس میں چند لکیروں کی مدد سے کسی شخصیت کے چہرے کے خدوخال واضح کئے جاتے ہیں۔ لہٰذا ادب کی اس صنف میں الفاظ کو وہی اہمیت حاصل ہے جو مصوری میں لکیروں کی ہے۔ خاکہ نگار کو کم سے کم الفاظ میں شخصیت کے نمایاں اوصاف اجاگر کرنے ہوتے ہیں۔ یہ کام ایک خاص سلیقے اور دقت نظر کا طالب ہے کیونکہ خاکہ نگار کے پاس واقعات و تاثرات کا انبار ہوتا ہے اور اسے ان میں سے ایسے واقعات کا انتخاب کرنا ہوتا ہے جس کے آئینے میں پوری شخصیت کا عکس نظر آئے کیونکہ غیر ضروری تفصیلات اور واقعات کی بھرمار سے خاکہ کا تاثر مجروح ہوتا ہے۔

یہاں پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ خاکہ نگار کو کس قسم کے واقعات کا انتخاب کرنا چاہئے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ شخصیت کے انتخاب میں انتہا درجے کی ہوشیاری برتے کیونکہ ادب کا قاری سے کافی گہرا رشتہ ہوتا ہے اور دونوں ایک دوسرے کے لئے لازم وملزوم ہیں۔ قاری جب خاکے پڑھتا ہے تو ایک ساتھ اس پر دو طرح کے تاثرات نمایاں ہوتے ہیں۔ جہاں وہ خاکے سے محظوظ ہوتا ہے وہیں دوسری طرف اس عظیم شخصیت کی خوبیوں اور خامیوں سے اثرانداز بھی ہوتا ہے۔ اپنی صلاحیتوں اور لاپروائیوں کو آپس میں موازنہ کر کے درستی کی کوشش کرتا ہے۔ قاری پر اچھے یا برے جو بھی تاثرات نمایاں ہوتے ہیں اس کے پیچھے خاکہ نگار کے محرکات کا عمل دخل ہوتا ہے۔ یعنی ایسا کون کا جذبہ یا سوچ کارفرما ہے جس نے مصنف کو خاکہ لکھنے پر مجبور کیا۔ اس کے متنوع وجوہات ہوسکتے ہیں۔ اس سلسلے میں ڈاکٹر صلاح الدین لکھتے ہیں:

''خاکہ نگاری کے
محرکات میں کبھی تو کسی سے
عقیدت کے جذبے کا ہونا یا کسی
مذکورہ شخصیت میں غیر معمولی
اوصاف کا پایا جانا شخصیت اور
شخصیت نگار کے درمیان مزاج اور
سیرت کی ہم آہنگی کا پایا جانا یا کبھی
شخصیت سے دائمی جدائی ہوجانا
یا اپنے دوستوں، جاننے والوں اور
احباب سے ذاتی نوعیت کے
تعلقات کا ہونا یا اسلاف پرستی کے
جذبے کا ہونا یا کسی سے ملاقات
یا تعارف کے بعد متاثر ہوجانا جیسے
عوامل شامل ہوا کرتے ہیں''۔ ۲

اس کے ساتھ ہی ساتھ قلم کار کو اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ جن پر بھی خاکہ لکھا جا رہا ہو وہ ضروری نہیں کہ عظیم شخصیت کے مالک ہوں، بلکہ ایک عام انسان بھی خاکہ کا موضوع ہوسکتا ہے۔ مولوی عبدالحق ''چند ہم عصر'' میں ایک جگہ لکھتے ہیں کہ امیر اور دولت مند پر لکھے خاکے ہی پڑھنے کے قابل نہیں ہوتے بلکہ غریب اور عام انسان میں بھی ایسی خصوصیات پائی جاتی ہیں جو ہمارے لئے سبق آموز ہوسکتی ہیں۔ اس سلسلے میں مولوی عبدالحق کا یہ اقتباس ملاحظہ فرمائیں:

''لوگ بادشاہوں اور
امیروں کے قصیدے اور مرثیے
لکھتے ہیں۔ نامور اور مشہور لوگوں
کے حالات قلمبند کرتے ہیں
میں ایک غریب سپاہی کا حال
لکھتا ہوں۔ اس خیال سے کہ شاید
کوئی پڑھے اور سمجھے کہ دولت
مندوں، امیروں اور بڑے لوگوں
کے ہی حالات لکھنے اور پڑھنے کے
قابل نہیں ہوتے بلکہ غریبوں میں
بھی بہت سے ایسے ہوتے ہیں کہ
ان کی زندگی ہمارے لئے سبق
آموز ہوسکتی ہے۔ انسان کا بہترین
مطالعہ انسان ہے اور انسان ہونے
میں غریب اور امیر کوئی فرق
نہیں''۔ ۳

خاکہ نگاری میں موضوع بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ خاکہ کا موضوع کوئی نہ کوئی انسان ہوتا ہے۔ انسان ایک وسیع موضوع ہے جس کے گوشے گوشے تک رسائی عام ذہن کے بس کی بات نہیں ہے۔ خاص کر جس شخص پر خاکہ لکھا جائے اس کے داخلی اور خارجی دونوں پہلوؤں کا مطالعہ ضروری ہوتا ہے۔ خارجی پہلوؤں کا بیان تو بہ نسبت آسان ہے لیکن داخلی مطالعہ کے لئے خاکہ نگار کو کافی تجربہ کار ہونا ضروری ہے۔ اس سلسلے میں ابوالاعجاز صدیقی نے خاکہ نگار کے لئے کسی شخصیت کے خاکہ پر روشنی ڈالنے کے لئے جن تین باتوں کا ہونا ضروری قرار دیا ہے وہ اس طرح سے ہیں:

''ا۔ وہ باتیں جنہیں

اخلاقی محاسن سمجھا جاتا ہے جیسے حیا،
خلوص، معصومیت، رواداری، ایثار،
عقل، خوش معاملگی اور تجربہ علمی
وغیرہ۔

۲۔ وہ باتیں جنہیں
اخلاقی معائب سمجھا جاتا ہے جیسے
مغلوب الغضبی، خود غرضی، الحاد،
بدزبانی اور جنسی بے راہ روی
وغیرہ۔

۳۔ وہ باتیں جنہیں نہ
اخلاقی خوبیاں سمجھا جاسکتا ہے اور
نہ خامیاں جیسے ایک خاص قسم
کالباس پہننا، کرسی پر اکڑوں
بیٹھنا، ایک خاص انداز میں چلنا،
بلند آہنگ قہقہے لگانا، بلبلیاں
یا کبوتر پالنا، پتنگ اڑانا، ہجوم میں
بدحواس ہوجانا، چٹپٹی چیزیں کھانا،
حقے یا پان سے رغبت، گرمیوں میں
گرم پانی سے غسل کرنا، خوشی کے
موقع پر غمگین ہوجانا، یادوں سے
جی بہلانا، خیالی پلاؤ وغیرہ۔'' ۴

خاکہ نگاری میں شخصیت کے بیان میں صرف عیب جوئی بہتر شخصیت نگاری کہلانے کی مستحق نہیں۔ بلکہ عیب پوشی کا نام بھی شخصیت نگاری ہے۔ جس طرح خاکہ کے لئے ایک منفرد شخص کا انتخاب ہوتا ہے اسی طرح خاکہ نگاری کی شخصیت میں بھی چند خصوصیات کا ہونا لازمی ہے۔ جس شخص پر خاکہ لکھا جاتا ہے خواہ امیر ہو یا غریب عام ہو یا خاص اس میں کچھ عام انسانوں سے ہٹ کر خصلتیں ہوا کرتی ہیں جس کی سچی عکاسی ایک بہترین خاکہ نگار ہی کرسکتا ہے۔ پروفیسر شمیم حنفی نے ایک خاکہ نگار کے لئے مندرجہ ذیل خصوصیات کا حامل ہونا لازمی قرار دیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

''کامیاب خاکہ نگار
وہ ہے جس کی آستین میں روشنی
کا سیلاب چھپا ہو اور جو واقعات
کے اوپری پرت کے نیچے معلومات
کے ہجوم میں کھوئی ہوئی ایسی
حقیقتوں کو بھی اپنی گرفت میں لے
سکے جن تک عام لکھنے والوں کی نگاہ
پہنچتی ہی نہیں۔ اس لئے ہر اچھا
خاکہ ایک دریافت ہوتا ہے کسی
کہانی یا شعر کی طرح۔ ہم اس کے
واسطے سے زندگی کی کسی عام سچائی
تک پہنچنے کے بعد یہ محسوس کرتے
ہیں کہ اس سچائی کو ہم نے آج ایک
نئے زاویے سے دیکھا ہے اور یہ کہ
معنی کی ایک نئی جہت ہم پر روشنی
ہوئی۔'' ۵

اچھے خاکے کی ایک خوبی یہ بھی بتائی گئی ہے کہ اس میں شخصیت کے روشن وتاریک دونوں پہلوؤں کی جھلک دکھائی جائے۔ ورنہ پیش کردہ قلمی تصویریں یک رخی قرار پائیں گی۔ کیونکہ انسان اچھائیوں اور برائیوں کا مرقع ہوتا ہے۔ ہر انسان میں خوبیوں کے ساتھ ساتھ خامیاں اور خامیوں کے ساتھ خوبیاں بھی ہوتی ہیں۔ خاکہ نگار کے لئے ضروری ہے کہ وہ شخصیت کو اس کی ساری خوبیوں اور خامیوں کے ساتھ پیش کرے۔ اس ضمن میں یہ بات بھی پیش نظر ہونی چاہئے کہ کمزوریوں کا براہ راست اظہار شخصیت یا اس کے مداحوں کی دل آزاری کا سبب بن سکتا ہے۔ اس لئے کمزوریوں کا اظہار ایسی ہنرمندی اور فنکاری سے ہونا چاہئے کہ شخصیت کی دل آویزی میں فرق نہ آنے پائے۔ کیونکہ کمزوریوں کے بیان کا مقصد شخصیت کی تحقیر وتذلیل نہیں بلکہ اس کی اصل فطرت کو آشکار کرنا ہے۔ یہ خاکہ کا انتہائی اہم اور نازک پہلو ہے۔ اس حوالے سے دیکھا جائے تو خاکہ نگاری ہر کس وناکس کے بس کی بات نہیں۔ خاکہ نگار کو کمال درجے کا ادیب ہونا چاہئے۔ تب وہ اس کے ساتھ وفاداری کا سلوک کرسکتا ہے۔

خاکہ جہاں ایک اچھے افسانے کی طرح کرنے کے لئے تفریح طبع اور سکون قلب کا سامان مہیا کرسکتا ہے وہیں ایک اچھے دوست کی ملاقات کا بدل بھی ہوسکتا ہے جبکہ اس میں ڈرامائیت اور موضوعیت موجود ہوتے ہیں ایک اچھے خاکے کی خاص خوبی یہ ہے کہ اس کے پڑھنے کے بعد قاری یہ کہہ اٹھے کہ میں تو اس شخص سے واقف ہوں۔ جس کا تعارف کرایا گیا ہے خاکہ کے ذریعے جہاں مطالعہ کا مقصد پورا ہوتا ہے وہی عمدہ شخصیت کی صحبت اور محبت سے لطف اٹھانے کا جذبہ بھی تسکین پاتا ہے انسان چاہیں کتنا ہی تنہائی پسند کیوں نہ کرے کسی ہمخیال کی صحبت میں چند گھڑیاں گزارنا پڑے جہاں تک کتابی صحبت کا تعلق ہے کہا جاتا ہے کہ اس سے بہتر صحبت ملنی مشکل ہیں جب چاہیں اسے اٹھالیا اور جب چاہیں کھالیا جائے پیش کردہ افراد کی سیرتوں کے پسندیدہ پہلوؤں کو جس رخ سے چاہا دیکھ لیا۔

شاہد احمد دہلوی اچھے خاکے کے بارے میں یوں رقم طراز ہیں

''خاکہ نگاری میں قوت مشاہدہ ماضی کے واقعات کو یاد کر
کے پیش کرنے کا ڈھنگ
اور ان سب واقعات کو زاویہ نظر کی لڑی میں پرو کر
خوبصورت ہار یا گلدستہ بنانے کا
سلیقہ خاص اہمیت رکھتے ہیں'' ۶

شاہد احمد دہلوی خود ایک اچھے خاکہ نگار تھے اس لئے انہیں اس بات کا

اندازہ بخوبی تھا کہ ایک اچھا خاکہ لکھنے کے لئے ہمیں کن باتوں کا بطور خاص خیال رکھنا پڑتا ہے۔لیکن اس کے برعکس یہ بھی ضروری نہیں کہ خاکہ نگار خاکہ کی جوتعریف کرے سو فیصد اس پرعمل بھی کرے کیونکہ کسی بھی فن یا صنف کی تعریف بیان کرنا اور بات ہے اور تعریف کا پابند ہوکر لکھنا دوسری بات ہیں اس کے برعکس یہ بھی ضروری نہیں کہ جو خاکہ نگار نہیں وہ خاکہ کی اچھی تعریف بیان نہیں کرسکتا کیونکہ جونقاد ہوتا ہے کہ اس کی نظر تاریخ اور تخلیق دونوں پر ہوتی ہے وہ جس فن پر گفتگو کرتا ہے پہلے اس کی تحقیق کرتا ہے پس منظر کا جائزہ لیتا ہے اور اس کے بعد اس سے متعلق اپنے نظریات کو پیش کرتا ہے اس سلسلے میں خلیق انجم یوں رقمطراز ہیں

”خاکہ کا فن بہت ہی مشکل اور کھٹن فن ہے اس سے اگر
نثر میں غزل کا فن کہا جائیں تو یہ
غلط نہ ہوگا جس طرح غزل میں طویل مطالب بیان
کرنے پڑتے ہیں ٹھیک اسی طرح
خاکہ میں مختصر الفاظ میں پوری شخصیت پر روشنی ڈالنی پڑتی
ہیں ۷

فن خاکہ نگاری خاکہ نگار سے کئی چیزوں کا متقاضی ہوتا ہے اس کے لیے ضروری ہے کہ جب وہ کسی شخصیت پر قلم اٹھائیں تو اصل حقیقت میں تبدیلی کے بغیر ایسے نقش ونگار بکھیرے کہ قاری کے ذہن پر اس کی پوری شخصیت ابھر کر سامنے آجائیں۔خلیق انجم نے خاکہ میں اختصار کے ساتھ ساتھ الفاظ کی کاریگری پر بھی زور دیا ہے۔اس کے علاوہ انہوں نے ان باتوں کا بھی تذکرہ کیا ہے کہ ان کے مطابق خاکہ نویس کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ ایسی شخصیت کا انتخاب کرے کہ جو عام انسانوں سے تھوڑا مختلف ہو اور اس کی پیشکش میں عظمتوں اور لغزشوں دونوں کا ذکر ہو اس سلسلے میں شمیم حنفی یوں لکھتے ہیں

”خاکہ نگاری تاریخ اور تخیل سے یکساں تعلق رکھتی ہیں
لکھنے والا جب کسی شخصیت
کو موضوع بناتا ہے تو واقعات ،سوانح ،اور خارجی
مشاہدات کے ساتھ ساتھ اپنے
تاثرات اور قیاسات سے بھی مدد لیتا ہے اسی لیے
خاکہ ایک جیتی جاگتی ،حقیقی شخصیت
ہوتے ہوئے بھی افسانے جیسی دلکشی اور دلچسپی کا
سامان رکھتا ہے چناچہ ایک کامیاب
خاکہ جو اس صنف کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہو ہماری
فکر اور ہمارے احساسات دونوں
سے رشتہ قائم کرتا ہے اس صنف کے مطالبات فکری
بھی ہوتے ہیں اور تخلیقی بھی۸

اس کے علاوہ بعض مصنّفین کے خاکوں میں موضوع شخصیت کے بجائے خود خاکہ نگار کی شخصیت حاوی نظر آتی ہے جو خاکہ کی سب سے بڑی کمزوری ہے تصور کی جاتی ہے۔۔خاکہ نگار کو بے جا اپنی شخصیت کی نمائش کے بجائے شخصیت کو ابھارنے پر توجہ دینی چاہئے مگر اس کا مطلب یہ نہیں کہ مصنف صیغہ واحد متکلم استعمال ہی نہ کرے۔جن واقعات کا وہ خود شاہد رہا ہو اس کے بیان میں اسکی اپنی شخصیت بھی منظر عام پر موجود رہے گی۔کیونکہ اس کے بغیر شخصیت چلتی پھرتی نظر نہیں آئے گی اور خاکہ محض بیانیہ ہوکر عمومی مضمون بن جائے گا۔مصنف کی شخصیت کے پس منظر میں ہونے کا مطلب یہ ہے کہ قاری کی توجہ کا مرکز مصنف کے بجائے موضوع شخصیت کو ہونا چاہئے۔

حواشی

۱۔ بحوالہ اردو خاکہ نگاری،محمد حسین جامی، عرشیہ پبلی کیشنز، دہلی، 2010،ص06
۲۔ حوالہ دلی والے، مرتب صلاح الدین، دہلی اردو اکادمی، 1986ء،ص28)
۳۔ حوالہ چند ہم عصر، مولوی عبد الحق، انجمن ترقی اردو ہند نئی دہلی، 2015ء،ص102)
۴۔ بحوالہ خاکہ نگاری فن وتنقید، ڈاکٹر بشیر سیفی، نذیر سنز لاہور، 1993ء،ص11)
۵۔ حوالہ آزادی کے بعد دہلی میں اردو خاکہ، مرتب پروفیسر شمیم حنفی، اردو اکادمی دہلی، 1991ء،ص10)
۶۔ چند ادبی شخصیتیں ،شاہد احمد دہلوی ،داڈرن پبلیشنگ ہوس نئی دہلی ص ۲۱
۷۔ بحوالہ اردو ادب میں خاکہ نگاری ،مکتب شعر وحکمت حیدر آباد، ۱۹۸۷ ص ۹
۸۔ آزادی کے بعد دہلی میں اردو خاکہ مرتب شمیم حنفی ڈہلی اردو اکیڈمی ۱۹۹۱ ص ۹